حقوق کی جدوجہد سے باز رکھنے کیلئے بھی مجھے ایجنسیوں نے پرکشش پیشکش کی تھی، الطاف حسین

کراچی کے عوام کو اپنے دفاع کیلئے لائسنس والا اسلحہ خریدنے کی اپیل کی تھی

ایکسپریس ٹی وی کیلئے الطاف حسین کا خصوصی انٹرویو

انٹرویو کا دوسرا حصہ منگل کی شب گیارہ بجے نشر کیا جائے گا

کراچی۔۔(مانیٹرنگ ڈیسک)

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے کہا کہ جامعہ کراچی کے طلباء کے حقوق کی جدوجہد سے باز رکھنے کیلئے بھی مجھے ایجنسیوں نے پرکشش پیشکش کی تھی جسے میں نے ٹھکرا دیا تھا۔8، اگست 1986ء کے پہلے جلسہ کی عظیم الشان کامیابی نے اس وقت کی اسٹیبلشمنٹ کو ہلا کر رکھ دیا تھا اور 31 اکتوبر کو پکا قلعہ حیدرآباد کے جلسے میں سبوتاژ کرنے کا پروگرام بنالیا۔تیسری گرفتاری کے بعد جب مجھے رہا کیا جانے لگا تو میں نے ان سے کہا کہ جب تک میرا ایک ایک ساتھی آزاد نہیں ہوجاتا میں جیل سے باہر قدم نہیں رکھوں گا۔انہوں نے کہا کہ میں نے کراچی کے عوام کو اپنے دفاع کیلئے لائسنس والا اسلحہ خریدنے کی اپیل کی تھی۔ یہ بات انہوں نے پیر کی شب نجی ٹی وی کے نمائندے، معروف اینکر پرسن اور دانشور مبشر لقمان کو لندن میں خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔ جناب الطاف حسین کے انٹرویو کا دوسرا حصہ کل بروز منگل کی شب 11 بجے نشر کیا جائے گا۔ جناب الطاف حسین کے نشری انٹرویو کو ملاحظہ کرنے کیلئے ایم کیوایم کے مرکز نائن زیرو عزیز آباد، ایم کیوایم حیدرآباد، میرپورخاص، سکھر اور سانگھڑ سمیت سندھ کے مختلف شہروں میں خصوصی انتظامات کیے گئے تھے۔سندھ کے مختلف شہروں میں لوگوں کی بڑی تعداد نے جناب الطاف حسین کا انٹرویو ملاحظہ کیا۔

اپنے انٹرویو میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ جب میں نے جامعہ کراچی میں قدم رکھا تو وہاں پنجابی اسٹوڈینٹس آرگنائزیشن، بلوچ اسٹوڈینٹس آرگنائزیشن، سرائیکی طلبہ تنظیم، اسلامی جمعیت طلبا، پی ایس ایف، پاکستان لبرل اسٹوڈینٹس اور پروگریسیو لبرل آرگنائزیشن وغیرہ وغیرہ کے بینرز لگے ہوئے دیکھے تو مجھے خیال آیا کہ جامعہ کراچی میں ان علاقائی طلباء تنظیموں کی آخر کیا ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ میرے چھوٹے گھر میں پوری فیملی رہتی تھی، میں بی فارمیسی کا اسٹوڈینٹس تھا اور پڑھائی کیلئے مجھے جامعہ کراچی میں ایک ہاسٹل کی ضرورت تھی۔ جب میں ہاسٹل لینے کیلئے گیا تو وہ لسانی بنیادوں پر تقسیم تھے لہٰذا مجھے ہاسٹل نہیں ملا۔ بہت کوشش کے بعد آخر کار ہاسٹل میں کمرہ لینے کیلئے کامیاب ہوگیا۔ جب میں اپنا سامان لیکر کمرے میں پہنچا ایک فرقہ پرست تنظیم جس کا نام لینا نہیں چاہتا، کے غنڈہ عناصر نے کمرے سے میرا سامان اٹھا کر باہر پھینک دیا اور کہا کہ یہ ایریا ہمارا ہے جس کی شکایت میں نے متعلقہ حکام سے کی لیکن اس کا کوئی حل نہیں نکلا۔ پھر میں مختلف طلباء تنظیموں کے پاس گیا لیکن میری کسی نے نہیں سنی کیونکہ یونیورسٹی میں اردو بولنے والوں کا کوئی ہاسٹل نہیں تھا پھر میں نے سوچا اور پھر فیصلہ کیا کہ اپنے حقوق کیلئے طلباء تنظیم بنانا چاہئے۔انہوں نے کہا کہ 11 جون 1978ء کو آل پاکستان مہاجر اسٹوڈینٹس آرگنائزیشن بنائی گئی اور اے پی ایم ایس او کے قیام پر جو جماعتیں اپنے آپ کو نظریاتی کہتی تھی انہوں نے اور سب سے زیادہ جمعیت کے لوگوں نے ہمیں مارا لیکن ہم بھاگے نہیں ڈٹے رہے۔ 16 اگست 1979ء میں ضیاء الحق کے دور میں میں نے بنگلہ دیش میں ریڈکراس کے کیمپوں میں محصور پاکستانیوں کو وطن واپس لانے کیلئے قائداعظم کے مزار پر ایک مظاہرہ کیا جہاں سے مجھے گرفتار کیا گیا اور میرا مقدمہ جنرل ضیاء الحق کی فوجی عدالت میں چلا۔ایسی عدالتوں کا مجھے کوئی تجربہ نہیں تھا جہاں سوال اور وکیل کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ جو میجر، کرنل جج ہوتا تھا اس کی یہ صوابدید تھی کہ وہی کوئی سوال کرے تو آپ جواب دیں، مقدمے کی سماعت کے دوران عدالت میں میرے خلاف مخبر لائے گئے اور جھوٹا الزام لگایا گیا کہ الطاف حسین نے مزار قائد کے بالکل سامنے پول پر چڑھ کر پاکستان کے جھنڈے کو نیچے کیا ہے میں نے جج سے کہا کہ جناب مجھے پول پر تو چڑھنا نہیں آتا لیکن عدالت میں بڑی بڑی داڑھیوں اور ماتھے پر نماز کے نشانات لگائے مخبر آئے اور جب میں نے سوال کیا تو جج نے مجھے ڈانٹ دیا۔کچھ دنوں کے بعد مجھے ملٹری کورٹ سے پانچ کوڑوں اور 9 ماہ قید کی سزا سنادی گئی۔

انہوں نے کہا کہ جب مجھے سزا ہوئی تو اسلامی جمعیت طلباء نے سازش کے ذریعے جامعہ میں بینر لگوا دیئے کہ الطاف حسین کو فوجی عدالت سے سزا ہوئی اور اس نے پاکستان کا جھنڈا جلایا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ لوگ اسلام کے نام پر منافقت کررہے ہیں اور اس طرح کی منافقانہ سوچ یہ رکھتے ہیں۔ سزا ہونے کے بعد مختلف ایجنسیوں کے لوگ میرے پاس آنا شروع ہوئے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ کسٹم، پی آئی اے، انکم ٹیکس اور جس ادارے میں چاہو نوکری لے لو اور یہ چیز چھوڑ دو یعنی کہ ہر اس ادارے کی پیشکش کی جس میں رشوت اور پیسے کی فراوانی ہو میں نے ان سے کہا کہ میں پڑھنا چاہتا ہوں، ایم فارمیسی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتا، فارمیسی میں پی ایچ ڈی کرنا چاہتا ہوں اور میں نے ان کی پیشکش ٹھکرا دی جس پر انہوں نے کہا کہ آپ کو ہماری بات ماننے پڑے گی ورنہ سزا بھگتنی پڑے گی۔ میرے انکار کے بعد مجھے جیل بھیج دیا گیا، اس دوران ایجنسیوں کے لوگوں کا میرے پاس آنا

جانا جب بہت زیادہ ہوگیا تو میری چھٹی حس نے مجھے کہا کہ یہ کہیں میری والدہ کے پاس نہ چلے جائیں۔ میں نے اپنی والدہ کو جیل آنے سے منع کر رکھا تھا لیکن اس کے بعد میں نے اپنے والدہ کو جیل میں بلایا اوران سے کہا کہ امی جان آپ کے پاس اگر کوئی آئے اور میرے متعلق معافی نامہ لکھوانے کی کوشش کرے تو آپ ہرگز ہرگز معافی نامہ لکھ کر نہیں دینا، اگر آپ نے میری رہائی کیلئے کچھ لکھ کر دیا تو میں رہا تو ہوجاؤں گا مگر اس کے بعد گھر نہیں آؤں گا۔ میرا اندازہ صحیح نکلا عید سے قبل ایجنسیوں کے لوگ یونیورسٹی کے اساتذہ کو ساتھ لیکر میری والدہ کے پاس گئے اوران سے کہا کہ آپ صرف یہ لکھ دیں کہ اس مظاہرے میں میرا بیٹا شریک نہیں تھا، آپ کا بیٹا رہا ہوجائے گا لیکن میری والدہ ماجدہ نے ان سے کہا کہ میرا بیٹا بے قصور ہے تم لوگوں نے میرے بیٹے کو بیگناہ ہونے کے باوجود سزا دی ہے آپ کا دل چاہے اسے معاف کریں، دل چاہیں قید رکھے میں ایک لفظ بھی لکھ کر ہرگز نہیں دوں گی ۔اس طرح وہ لوگ ناکام ہوکر واپس چلے گئے اور میں نے ناکردہ گناہوں کی 9 مہینے سزا کاٹی۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ جب میں رہا ہوکر جامعہ کراچی گیا تو وہاں پر جلسہ ہوا ، پارٹی میں نئے ساتھیوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہوچکا تھا۔ اس کے بعد 1980ء اور 1981ء میں ہم نے جامعہ میں اپنا پینل کھڑا کیا۔ اس وقت کراچی یونیورسٹی میں اسٹوڈینٹس کی تعداد 10 ہزار تھی ہمارے پینل کے صدر کو اس الیکشن میں 90 ووٹ ملے اس کے بعد دوسرے سال ہمارے پینل کو 900 ووٹ ملے، اب تیسرے سال ہمارا ٹارگٹ 9 ہزار ووٹ حاصل کرنا تھا۔ مگر اس سے پہلے 3 فروری 1981ء کو اسلامی جمعیت کے تھنڈر اسکواڈ نے جامعہ کراچی میں ہمارے کیمپ جلا دیئے اور ہمارے کارکنان پر حملے کرکے ہمیں یونیورسٹی سے بیدخل کر دیا۔ اس دن سے آج کے دن تک ہم جامعہ کراچی نہیں جاسکے۔ جامعہ کے ساتھ دیگر تعلیمی اداروں میں اے پی ایم ایس او کے ساتھیوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا گیا ان حالات میں میں نے ساتھیوں کو صبر کرنے کا درس دیا اور تعلیمی اداروں میں جانے سے منع کیا مگر کچھ ساتھی جذباتی ہوگئے اور انہوں نے جامعہ کراچی جانے کی ضد کی مگر دوسرے روز انہیں دوبارہ زدوکوب کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ جامعہ کراچی سے بیدخلی کے بعد ہم نے کراچی کے علاقوں میں جانے کا فیصلہ کیا اور محلے محلے اور گلی گلی جا کر لوگوں کو جمع کرنے کی کرنے کی کوشش کی۔

جناب الطاف حسین نے کہا کہ اس طرح 8/اگست 1986ء آ گئی۔ اس دوران حیدرآباد اور میرپورخاص تک اے پی ایم ایس او پھیل چکی ہے تو ہم نے کراچی میں اے پی ایم ایس او کا آٹھواں سالانہ کنونشن منعقد کیا ۔ یہ جلسہ اللہ کے فضل وکرم سے اس قدر کامیاب تھا کہ آج تک کسی اور جماعت کا ایسا جلسہ نہیں ہوسکا۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ جلسے سے ایک دن قبل کراچی میں بارش ہوگئی میں نے اور ساتھیوں نے برتنوں، بالٹیوں اور پتیلیوں سے نشتر پارک کو پانی سے صاف کیا۔ دوسرے دن پروگرام کے مطابق جلسہ ہوا مقررین نے اپنا خطاب کیا تو اچانک بادل گھر کے آگئے اور جب میرا نمبر آیا تو گہرے بادل چھا گئے اور بوندا باندی شروع ہوگئی جیسے جیسے میری تقریر آگے بڑھتی گئی ویسے ویسے دھواں دار بارش شروع ہوگئی۔ میں نے عوام سے کہا کہ ہمت سے کام لیں تھوڑی دیر میں یہ بارش ختم ہوجائے گی اور اللہ کے فضل سے ایک آدمی بھی اٹھ کر جلسے سے نہیں بھاگا۔ اس جلسے نے اس وقت کی پاکستانی اسٹیلشمنٹ کو ہلا کر رکھ دیا۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ دوسرا بڑا جلسہ 31 اکتوبر کو پکا قلعہ حیدرآباد میں ہوگا۔ چونکہ اخبار میں جلسہ کا پروگرام آچکا تھا لہٰذا ایجنسیوں اور اسٹیبلشمنٹ نے بھی اس جلسے میں سبوتاژ کرنے کا پروگرام بنالیا۔ ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ واٹر پمپ جلوس کی کاریں اور گاڑیاں لگ جائیں گی اور اس جلوس کی قیادت قائد تحریک الطاف حسین کریں گے اور یہ جلوس حیدرآباد کیلئے روانہ ہوگا۔ لیکن میرے ذہن میں اللہ نے ایک بات ڈال دی کہ حیدرآباد جلسہ سے ایک دن پہلے حیدرآباد چلو۔ جلسے سے ایک دن قبل اس وقت کے ڈی سی ایسٹ اشفاق میمن نے فون کرکے کہا کہ آپ 5 یا 6 آدمی آجائیں پختونوں کے گروپ سے بات کرنی ہے جس پر مجھے کچھ کچھ اندارہ ہوا کہ کوئی گڑبڑ ہے جس پر میں جلسے کے انعقاد کے سلسلے میں کراچی میں قائم ایک ایک کیمپ پر گیا اور ساتھیوں سے کہا کہ وہ جب وہ جلوس کی شکل میں سہراب گوٹھ پہنچیں تو بالکل نعرے نہیں لگائیں۔ میں ایک رات قبل حیدرآباد کے سارڈینا ہوٹل پہنچ گیا۔ میں نے حیدرآباد کے صحافیوں کو ہوٹل بلالیا وہ میرے خطاب سے قبل میری تقریر کے کچھ پوائنٹس قبل از وقت چاہتے تھے تو میں نے کہا کہ میں لکھ تقریر نہیں کرتا البتہ وہ مجھ سے چند پوائنٹس لیکر چلے گئے۔ اس دوران میں نے اپنے ساتھیوں کے غم زدہ چہرے دیکھے اوران کی آنکھوں میں آنسو بھی دیکھے ۔جس پر میں نے ان سے پوچھا کیا بات ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ الطاف بھائی کچھ نہیں ابھی کنفرم نہیں جب میں نے بہت پوچھا تو ساتھی کہنے لگے کہ سہراب گوٹھ پر فائرنگ ہوئی ہے جس میں ہمارے ساتھی شہید اور درجنوں زخمی ہو گئے ہیں جبکہ حیدرآباد کے مارکیٹ چوک پر واقع ایک خاص زبان بولنے والوں کے ہوٹل سے بھی ہمارے جلوس پر فائرنگ کی گئی ہے جس میں ہمارے 6 ساتھی شہید ہوئے ۔ان واقعات کے بعد میں سوچنے لگا کہ جلسہ کریں یا نہ کریں پھر میں نے جلسہ کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر یہ جلسہ ہوا تو یہ حیدرآباد کی تاریخ کا سب سے بڑا جلسہ تھا جب ہم جلسہ گاہ پہنچے تو وہاں مرکزی کمیٹی کا ایک اجلاس کیا اور طے کیا کہ کوئی مقرر بھی سہراب گوٹھ اور مارکیٹ چوک حیدرآباد کے سانحہ کا ذکر نہیں کریگا اور پھر ایسا ہی ہوا کسی نے اس کا تذکرہ نہیں کیا۔ اس دوران کراچی میں ہنگامے شروع ہوچکے تھے۔ پھر ہم نے کراچی جانے کا فیصلہ کیا جب ہم سپر ہائی وے کے بجائے نیشنل ہائی سے کراچی آرہے تھے تو وہی ڈی سی ایسٹ نے ہمیں گرفتار کرلیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ سہراب گوٹھ میں گولیاں چلی ہیں اور سہراب گوٹھ کے رہنے والے کئی لوگ مرے ہیں، حالانکہ ان شہید ہونے والوں میں ایک بھی سہراب گوٹھ کا رہنے والا نہیں تھا۔ سب کے سب اے پی ایم ایس او کے ساتھی تھے، گرفتار کرنے کے بعد مجھے کلاکوٹ تھانے لیکر گئے اور

وہاں پر رکھا اس کے بعد مجھے بلدیہ پولیس سینٹر لے جایا گیا اس ٹائم بلدیہ پولیس سینٹر کے اردگرد کوئی بھی آبادی نہیں تھی اور وہاں جنگل تھا۔منگھوپیر کی پہاڑی سامنے نظر آتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ایجنسیوں کے اہلکاروں نے مجھے 17 دن تک تشدد کا نشانہ بنایا، کئی راتوں تک مجھے سونے نہیں دیا گیا اور مجھ سے طرح طرح کے سوالات کرتے رہے۔ جب میں نے ان کے ہر تشدد کو برداشت کیا تو آخر میں وہ پیشکشیں کرنے پر آ گئے۔ مجھ پر الزام لگائے کہ آپ جی ایم سید سے ملتے رہے ہو ان سے پیسے لیئے سن گئے، حالانکہ میں اپنی زندگی میں سن گیا ہی نہیں جی ایم سید صاحب سے میری ملاقات ہسپتال میں ہوتی تھی جب وہ جناح اسپتال میں زیر علاج تھے اور میں ان کی عیادت کیلئے جاتا تھا انہوں نے مجھ سے کہا کہ یا تو آپ پیپرز پر سائن کر کے ہماری مرضی کے مطابق لکھ کر دیں ورنہ منگھوپیر کی پہاڑی پر لیجا کر تمہیں ماردیں گے۔اس وقت ایجنسیوں کی تشدد اور مار پیٹ کی وجہ سے میری حالت بھی بری تھی اور میں بھی اپنی زندگی سے بیزار آ گیا تھا تو میں ان سے کہا کہ اگر مارنا ہے تو ماردو میں ہرگز جھوٹ نہیں لکھ کر دوں گا۔ نہ مجھے پلاٹ چاہئے اور نہ پرمٹ، پھر 17 دن کے بعد انہوں نے مجھے جیل کسٹڈی کر دیا۔ کیونکہ اس دوران میری بہن نے میری گمشدگی کی پٹیشن عدالت میں داخل کر دی تھی اس وجہ سے انہوں نے مجھے جھوٹے مقدمات میں ملوث کر کے جیل بھیج دیا۔ بلاآخر حکومت کو ہار ماننا پڑی اور رات 2 بجے مجھے رہا کر دیا گیا۔ تیسری گرفتاری کے بعد مجھ سے ایجنسیوں کے لوگ ملنے آئے اور کہا کہ ہم آپ کو چھوڑ رہے ہیں اور آپ ریلیز ہو جائیں آپ کے ساتھیوں کو ہم چھوڑ دیں گے۔ مگر میں نے ان سے کہا کہ جب تک میرا ایک ایک ساتھی آزاد نہیں ہو جاتا میں جیل سے باہر قدم نہیں رکھوں گا۔ جیل سے سب سے آخری باہر نکلنے کا قدم میرا ہوگا۔اس کے بعد مذاکرات ہوئے اس وقت غوث علی شاہ کی حکومت تھی اور پھر وہی باتیں کہ سادے کاغذ پر لکھ دیں آپ کو رہا کر دیں گے سب کو رہا کر دیں گے، میں نے کہا کہ کیا لکھ کر دوں، کیوں لکھ کر دوں اگر میں قصوروار ہوں اور کوئی مقدمات ہیں تو عدالت میں چلیں میں اور میرے ساتھی مقدمات کا سامنے کرنے کیلئے تیار ہیں اور اللہ کا شکر ہے مجھ سمیت میرے کسی ساتھی نے کوئی معافی نامہ نہیں لکھ کر دیا اور ثابت قدم رہے۔ بلآخر حکومت کو جھوٹے کیس واپس لینے پڑے۔ میرے ساتھی ایک ایک کر کے سب جیل سے آزاد ہوئے اور میں وہ آخری شخص تھا جس نے جیل کی ماڑی سے سب سے آخری میں قدم باہر نکالا۔ 1987ء کے زمانے میں بلدیہ کے الیکشن ہوئے اس وقت ہم نے حق پرست گروپ کے نام سے بلدیاتی انتخاب میں حصہ لیا۔ اس وقت میرا مرکزی ساتھیوں سے خط و کتابت کے ذریعے رابطہ رہتا تھا کیونکہ ساتھی بھی روپوشی اختیار کیے ہوئے تھے اور ان پر مقدمات چل رہے تھے۔ اس الیکشن میں ہم نے حق پرست گروپ اور الطاف حسین کے حمایت یافتہ کے نام سے کراچی اور حیدرآباد میں امیدوار کھڑے کیے اور انہوں نے کراچی اور حیدرآباد میں تاریخی کامیابی حاصل کی۔ 1987ء کے الیکشن سے پہلے ایجنسیوں نے اسلحہ بارود کے زور پر مہاجر بستیوں پر حملے شروع کر دیے اور بیدردی سے قتل کرنا شروع کر دیا۔ ایسے میں نے میں نے سوچا کہ گلی گلی جا کر لوگوں سے ملوں اور دورے کروں میں نے اپنے ان دوروں میں وہاں کے رہائشی لوگوں کو باور کرایا کہ آپ نے اپنی حفاظت خود کرنی ہے آپ کی حفاظت کیلئے کوئی نہیں آئے گا اور حفاظت کیلئے آپ لائسنس بنوائیں اور اسلحہ خریدیں یہ فریج اور ٹیلیویژن آپ کی جانیں نہیں بچائیں گے۔ کیونکہ قصبہ علیگڑھ پر حملے کے دوران فرج اور ٹی وی نے وہاں کے لوگوں کی جانیں نہیں بچائیں۔ میں نے لوگوں کو کہا کہ لائسنس بنوانے کیلئے چاہے آپ کو کتنی ہی رشوت دینی پڑے ہر صورت میں لائسنس بنوائیں کیونکہ ہمارے پاکستان میں رشوت کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا۔ میرے اس بیان کو ایجنسیوں نے توڑ مروڑ کے پیش کیا کہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہر صورت میں اسلحہ خریدو اور عجیب وغریب قسم کی باتیں کرنا شروع کر دیں۔ 1988ء کے عام انتخابات میں پہلی مرتبہ کراچی اور حیدرآباد میں ہم نے عظیم الشان کامیابی حاصل کی اور محترمہ بینظیر بھٹو شہید کی غیر مشروط حمایت کا اعلان کیا۔ اس وقت ہمارا پیپلز پارٹی سے 59 نکات پر معاہدہ ہوا مگر افسوس کے اس معاہدے کے ایک بھی نکتہ پر عمل نہیں ہو سکا اور اس دوران پیپلز پارٹی کے کچھ دہشتگرد عناصر نے ہمارے ساتھیوں کو اغواء کرنے کے بعد قتل کرنا شروع کر دیا اور ان کے جسم پر اے پی ایم ایس او اور میرے متعلق غلط قسم کے الفاظ تحریر کیے گئے۔ جب علاقے کے عوام نے اپنی حفاظت کیلئے اسلحہ خریدا اور حملہ کرنے والوں کا مقابلہ کیا ایسے میں حملہ کرنے والے عناصر مارے گئے تو پی پی آئی (پنجابی پختون اتحاد) جو کہ ایجنسیوں کے پے رول پر کام کر رہی تھی ان دہشتگردوں کی لاشوں پر سیاست کی اور پنجاب میں لیجا کر ایجنسیوں کے لوگ اور صحافیوں کو جمع کر کے پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ کراچی والے پنجابیوں اور پختونوں کو کراچی سے مار کر بھگانا چاہتے ہیں اور ہم پر فاشسٹ ہونے کا الزام لگایا گیا۔

نجی ٹی وی چینل کو الطاف حسین کا خصوصی انٹرویو کراچی سمیت سندھ بھر میں اجتماعی طور پر سماعت کیا گیا

انٹرویو دیکھنے کیلئے نائن زیرو پر بڑی اسکرین لگائی گئی جبکہ ہوٹلوں اور کاروباری مراکز پر بھی عوام کی جانب سے خصوصی انتظامات

کراچی۔۔۔7 ستمبر 2009ء

پیر کے روز ایک نجی چینل کے پروگرام Point Blank With Lucman میں متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین کے انٹرویو کو دیکھنے کیلئے ایم کیو ایم کی جانب سے کراچی وحیدرآباد سمیت سندھ کے دیگر شہروں میں خصوصی انتظامات کیے گئے تھے اور اس سلسلے میں کئی مقامات پر مختلف سائز کی اسکرینیں لگائی گئی تھیں جہاں عوام نے خصوصی دلچسپی

سے انٹرویو دیکھا۔نجی چینل سے جناب الطاف حسین کے انٹرویو کے سلسلے میں بڑا اجتماع کراچی میں جناب الطاف حسین کی رہائشگاہ نائن زیرو پر ہوا جہاں ایم کیو ایم کی رابطہ کمیٹی ڈپٹی کنوینز انیس احمد قائمخانی، اراکین رابطہ کمیٹی ڈاکٹر صغیر احمد، کیف الوریٰ، کنور خالد یونس، قاسم علی رضا، سیف یار خان اور آنسہ ممتاز انوار کے علاوہ منتخب حق پرست عوامی نمائندوں، مختلف ونگز وشعبہ جات کے ارکان اور ایم کیو ایم کے کارکنان نے پروجیکٹر کے ذریعہ ایک بڑی اسکرین پر اس خصوصی انٹرویو کا پہلا حصہ دیکھا۔اسی طرح کراچی کے مختلف ہوٹلوں، کاروباری مراکز اور دکانوں پر جناب الطاف حسین کے انٹرویو کو دیکھنے کیلئے عوام نے خصوصی انتظامات کیے اور عوام کی بڑی تعداد نے یہ انٹرویو اپنی نجی مصروفیات ترک کرکے دیکھا۔ جناب الطاف حسین نے اپنے خصوصی انٹرویو کے پہلے حصے میں اے پی ایم ایس او سے ایم کیو ایم اور پھر متحدہ قومی موومنٹ کے سفر کے واقعات بیان کئے۔انٹرویو میں جناب الطاف حسین نے اے پی ایم ایس او اور ایم کیو ایم کیخلاف دہشتگردی کے واقعات اور اسیری کے دوران ان ڈھائے جانیوالے مظالم بھی بیان کئے۔ جناب الطاف حسین سے یہ انٹرویو ایکسپریس نیوز کے پروگرام POINT BLANK WITH LUCMAN کے معروف اینکر مبشر لقمان نے کیا۔اس انٹرویو کا دوسرا حصہ کل بروز منگل کی شب 11 بجے ایکسپریس ٹی وی سے نشر کیا جائے گا۔

الطاف حسین نے ایم کیو ایم کے خلاف آپریشن کے ذمہ داروں کو معاف کرکے ثابت کر دیا کہ وہ بدلے کی سیاست پر یقین نہیں رکھتے، رابطہ کمیٹی

کراچی۔۔۔7،ستمبر 2009ء

متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی نے کہا ہے کہ قائد تحریک جناب الطاف حسین نے ایم کیو ایم کے خلاف آپریشن کے ذمہ داروں کو معاف کرتے ہوئے حقائق اور مفاہمت کمیشن کے قیام کی بات کرکے ثابت کردیا ہے کہ وہ بدلے کی سیاست پر یقین نہیں رکھتے ہیں۔ ایک بیان میں رابطہ کمیٹی نے کہا کہ ایسے موقع پر جب کہ صوبہ بلوچستان میں امن وامان کی صورتحال انتہائی تشویش ناک ہے،صوبے میں پاکستان کا پرچم بلند کرنا اور پاکستان کے حوالے سے بات کرنا انتہائی مشکل بنا دیا گیا ان حالات میں سیاسی اور مذہبی جماعتوں کی جانب سے انا پرستی، ہٹ دھرمی اور ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے کا عمل قومی سلامتی وبقاء کیلئے کسی طور بھی مناسب نہیں ہوسکتا۔رابطہ کمیٹی نے کہا کہ جناب الطاف حسین نے بلوچستان کے عوام کے ساتھ ناانصافیوں اور ان پر ڈھائے جانے والے مظالم کے خلاف صدائے حق بلند کرکے واضح کردیا ہے کہ ایم کیو ایم مظلوموں کی جماعت ہے اور بلوچستان کے مسئلے کو طاقت کے استعمال کے بجائے بات چیت اور مذاکرات کے ذریعے حل کرنا چاہتی ہے۔رابطہ کمیٹی نے کہا کہ بلوچستان کے مسئلے پر جناب الطاف حسین کی جانب سے رابطہ کمیٹی کو آل پارٹیز کانفرنس بلانے کی ہدایت کرنا ایک سچے اور محبّ وطن پاکستانی کی نشانی ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ ایم کیو ایم طاقت اور ناجائز استعمال کے خلاف ہے۔رابطہ کمیٹی نے کہا کہ پاکستان کے موجودہ حالات میں افہام وتفہیم اور اتحاد ویکجہتی کی اشد ضرورت ہے اور جناب الطاف حسین نے ملک بھر کی لسانی اکائیوں کو متحد کرنے اور ایک قوم کا تصور مضبوط کرنے کی بات کرکے پاکستان اور اس کے عوام کو درپیش اصل مسائل کی طرف واضح اشارہ کردیا ہے۔رابطہ کمیٹی نے کہا کہ فرسودہ جاگیردارانہ نظام کے باعث ملک بھر میں موجود لسانی اور ثقافتی گروہ اپنے اپنے دائرے میں محدود ہیں اور ملک میں ایک قوم کا تصور کمزور سے کمزور ہوتا جارہا ہے۔رابطہ کمیٹی نے کہا کہ جناب الطاف حسین پاکستان میں ایک قوم کے تصور کو مضبوط کرکے دراصل پاکستان کو مضبوط کرنے کی بات کررہے ہیں اور وقت کا تقاضہ ہے کہ حکومت تمام صوبوں کو جلد سے جلد صوبائی خودمختاری دے اور صوبوں کے وسائل پر ان کا حق تسلیم کرے۔رابطہ کمیٹی نے ملک بھر کی سیاسی ومذہبی جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ ملک کے نازک ترین حالات میں سیاسی محاذ آرائی کا مظاہرہ کرنے کے بجائے افہام وتفہیم اور درگزر سے کام لیں اور اپنے سیاسی مفادات کو ملک وقوم کے اجتماعی مفادات کیلئے قربان کردیں۔رابطہ کمیٹی نے قائد تحریک جناب الطاف حسین کے خیالات کو ملک بھر کے مظلوم، محروم اور استحصال زدہ عوام کے دلوں کی ترجمانی قرار دیتے ہوئے کہا کہ جناب الطاف حسین کے حق پرستانہ پیغام کی روشنی ملک بھر میں پھیل رہی ہے،عوام میں شعوری بیداری کا عمل تیزی سے جاری ہے اور انشاء اللہ بہت جلد ملک کے گوشے گوشے میں حق پرستی کے پرچم لہرائیں گے اور فرسودہ جاگیردارانہ نظام کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہوجائے گا۔

1992ء کا آپریشن کرنیوالے اہلکاروں اورنوازشریف کومعاف کرنے سے ثابت ہوگیا کہ الطاف حسین افہام وتفہیم کی سیاست پر یقین رکھتے ہیں

آرٹیکل 6 کی روح صحیح طریقے سے بیان کرکے الطاف حسین نے ابہام دور کردیا ہے

ایم کیوایم کے مرکز نائن زیرواورانٹرنیشنل سیکریٹریٹ لندن میں موصول ہونے والے پیغامات میں اظہارخیال

کراچی۔۔۔7،ستمبر2009ء

مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے کہا ہے کہ قائدتحریک جناب الطاف حسین نے 19جون 1992ء کوایم کیوایم کے خلاف کئے جانے والے بدترین ریاستی آپریشن کرنیوالے اہلکاروں اورنوازشریف کومعاف کرکے ثابت کردیا ہے کہ وہ افہام وتفہیم کی سیاست پر یقین رکھتے ہیں اورملک وقوم کے استحکام اورسلامتی کیلئے ایک مرتبہ پھر قربانیاں پیش کررہے ہیں۔اتوارکی شب لال قلعہ گراؤنڈعزیزآبادمیں صحافیوں اورمیڈیاکے نمائندگان کے اعزازمیں دعوت افطاروعشائیہ کی تقریب سے قائدتحریک جناب الطاف حسین کاخطاب ٹیلیویژن پر براہِ راست ٹیلی کاسٹ ہونے کے بعدایم کیوایم کے مرکز نائن زیرواورانٹرنیشنل سیکریٹریٹ لندن میں پیغامات کا تانتابندھ گیا جس میں انہوں نے جناب الطاف حسین کے خطاب کے نکات کا زبردست خیرمقدم کیااوراس خطاب کوملک کی سیاسی تاریخ میں افہام وتفہیم کاسبق قراردیا ہے۔پیغامات بھیجنے والوں میں تاجر، صنعتکار، انجینئر، وکلاء، سیاسی وسماجی رہنما، علمائے کرام، صحافیوں سمیت مختلف قومیتوں، برادریوں اورمذاہب سے تعلق رکھنے والے افرادبڑی تعدادمیں شامل ہیں۔اپنے پیغامات میں انہوں نے کہا کہ آرٹیکل 6 کے حوالے سے قائدتحریک جناب الطاف حسین حقائق قوم کے سامنےلیکرآئے جبکہ نام نہادسیاسی ومذہبی جماعتیں اس مسئلہ پرعوام کوالجھائے ہوئے تھی اورجناب الطاف حسین نے آرٹیکل 6 کی روح صحیح طریقے سے بیان کرکے اس حوالے سے پیداہونے والا ابہام دورکردیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ملک کی موجودہ نازک ترین صورتحال میں جناب الطاف حسین کی جانب سے اپنے خطاب میں آپریشن کے ذمہ داران کومعاف کرنے سے سیاست میں نئے دریچے کھلیں گے اورافہام وتفہیم کی سیاست کو فروغ ملے گا جس کے ثمرات ملک وقوم کوبہترنتائج کی صورت میں ملیں گے۔انہوں نے مزیدکہا کہ متحدہ قومی موومنٹ، قومی سیاست کا عملی حصہ ہے، اسے عوام کا بھاری مینڈیٹ حاصل ہے لیکن بانی وقائدتحریک جناب الطاف حسین نے طاقت اوراختیاررکھنے کے باوجودجس تدبراوروسیع القلبی کا مظاہرہ کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قائدتحریک جناب الطاف حسین ہی ملک وقوم کوسنبھالادے سکتے ہیں۔اپنے پیغامات میں انہوں نے قائدتحریک جناب الطاف حسین کی درازی عمراورصحت وتندرستی کیلئے دعائیں بھی کیں۔

صحافیوں اورمیڈیاکے نمائندوں کے اعزازمیں دعوت افطاروعشائیہ میں صوبہ پنجاب اورسرحد سے تعلق رکھنے والے سینئرصحافیوں، تجزیہ نگاروں اوراینکر پرسنزکی شرکت

نائن زیروپہنچنے پررابطہ کمیٹی نے استقبال کیا، سٹی ناظم مصطفی کمال نے گلدستہ پیش کیا

کراچی۔۔۔(اسٹاف رپورٹر)7،ستمبر2009ء

متحدہ قومی موومنٹ کے زیراہتمام اتوارکے روزلال قلعہ گراؤنڈعزیزآبادمیں صحافیوں اورمیڈیاکے نمائندوں کے اعزازمیں دیے گئے دعوت افطاروعشائیہ میں صوبہ پنجاب اور سرحد سے تعلق رکھنے والے سینئرصحافیوں، تجزیہ نگاروں اوراینکر پرسنزنے بھی شرکت کی۔اس سے قبل جیوکے پروگرام جرگہ کے میزبان سلیم صافی، ایکسپریس کے اینکر پرسن مبشر لقمان، ممتازکالم نگاروں منیربلوچ، آصف علی پوتہ اورذوالفقارراحت اوردیگرمعززمہمان نائن زیروپہنچے تومتحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی کے ڈپٹی کنوینرڈاکٹرفاروق ستار، انیس احمدقائم خانی کے علاوہ دیگراراکین رابطہ کمیٹی نے ان کا پرتپاک استقبال کیا جبکہ سٹی ناظم کراچی مصطفیٰ کمال نے مہمانوں کوگلدستہ پیش کیا۔بعدازاں معززمہمانوں نے قائدتحریک جناب الطاف حسین کی رہائشگاہ نائن زیرو، رابطہ کمیٹی آفس، پبلک سیکریٹریٹ وراایم کیوایم کے کمیونیکشن اینڈمیڈیا منیجمنٹ آفس کابھی تفصیلی دورہ کیا۔جبکہ عشائیہ کے اختتام پرمعزز مہمانوں میں رابطہ کمیٹی کے دفترمیں ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی کے ارکان سے تفصیلی گفتگوکی۔وہ کچھ دیرتک وہاں رہےاورانہوں نے پبلک سیکریٹریٹ اورکمیونیکیشن اینڈمیڈیا منیجمنٹ سمیت ایم کیوایم کے مختلف شعبہ جات میں ہونے والے روزمرہ کے کاموں، ایم کیوایم کے نظم وضبط سے متعلق آگاہی حاصل کی۔

ایم کیوایم نے افہام وتفہیم کاراستہ اختیارکرکے ہمیشہ جمہوریت کواستحکام بخشا، اراکین رابطہ کمیٹی

ڈیفنس، محمودآباداورسوسائٹی سیکٹرزکے زیراہتمام افطارپارٹی کے اجتماعات سے خطاب

کراچی۔۔۔7،ستمبر2009ء

متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی کے اراکین نے کہا ہے کہ ایم کیوایم اصول پسند جماعت ہے اور سیاست میں افہام وتفہیم کا راستہ اختیار کرکے ہمیشہ جمہوریت کو استحکام بخشتی رہی ہے۔ یہ بات ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی کے اراکین کنور خالد یونس، ڈاکٹر صغیر احمد اور سیف یار خان نے ڈیفنس، محمود آباد اور سوسائٹی سیکٹرز کے زیر اہتمام منعقدہ افطار پارٹی کے علیحدہ علیحدہ اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ افطار پارٹی کے اجتماعات میں حق پرست ارکان اسمبلی، حق پرست ٹاؤن ناظمین، نائب ناظمین، یوسی ناظمین، نائب یوسی ناظمین، کونسلرز، سیکٹر کمیٹی کے ارکان، ذمہ داران، کارکنان اور علاقے کے معززین سمیت خواتین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے رابطہ کمیٹی کے اراکین نے کہا کہ ایم کیوایم واحد سیاسی جماعت ہے جس نے فرسودہ جاگیردارانہ، وڈیرانہ اور سردارانہ نظام کے خلاف آواز بلند کی اور جمہوریت کے فروغ کیلئے عملاً قربانیاں دیں۔ رابطہ کمیٹی نے کہا کہ قائد تحریک جناب الطاف حسین ملک بھر کے 98 فیصد عوام کو موروثی سیاست کے شکنجے سے نجات دلانا چاہتے ہیں اور غریب ومتوسط طبقے کی حکمرانی قائم کرنا چاہتے ہیں تاکہ ملک میں جمہوریت کو فروغ حاصل ہوسکے۔ رابطہ کمیٹی کے اراکین نے مزید کہا کہ ایم کیوایم پر جناح پور الزام کی حقیقت ملک بھر کے بالخصوص صوبہ پنجاب کے عوام کے سامنے بے نقاب ہوچکی ہے اور ملک بھر کے عوام جان چکے ہیں کہ حق پرستی کے فکر وفلسفہ کو روکنے کیلئے ایم کیوایم کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈہ کیا گیا۔

ایم کیوایم کے کارکنان سے رابطہ کمیٹی کا اظہار تعزیت

کراچی۔۔۔7ستمبر 2009ء

متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی نے ایم کیوایم سانگھڑ زون سیکٹر شہداد پور کے قائم مقام سیکٹر انچارج محمد اعظم کی ہمشیرہ محترمہ زرینہ، ایم کیوایم جامشورو زون یونٹ 3/A کے کارکن محمد ناصر راجپوت کی اہلیہ محترمہ حمیدہ خاتون، ایم کیوایم گلشن اقبال سیکٹر یونٹ 66-C کے کارکن محمد کامران اختر کی والدہ محترمہ یاسمین اختر، ایم کیوایم فیڈرل بی ایریا سیکٹر یونٹ 148 کے کارکن سید جاوید الحسن کی والدہ محترمہ سیدہ علیم النساء، ایم کیوایم رنچھوڑ لائن سیکٹر یونٹ 3 کے کارکن کامران کے بڑے بھائی فرحان اور ایم کیوایم سائٹ ٹاؤن سیکٹر یونٹ 6/A کے کارکن فضل محمود کے والد خلیل الرحمٰن کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ ایک تعزیتی بیان میں رابطہ کمیٹی نے مرحومین کے تمام سوگوار لواحقین سے دلی تعزیت وہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں صبر کی تلقین کی۔ رابطہ کمیٹی نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور سوگواران کو یہ صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ عطا کرے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆